جمع الجوامع

مولانا محمد عبد الحلیم چشتی

کثیر التصانیف علمائے متاخرین میں علامہ سیوطیؒ کو جو مقام حاصل ہے اس میں ان کا کوئی سہیم و شریک نہیں لیکن علمی دنیا میں ان کی شہرت کثرت تالیفات ہی کے اعتبار سے نہیں ہے بلکہ اصل شہرت ان چند اہم تالیفات کی وجہ سے ہے جن سے اہل علم کو آج بھی استغنا نہیں ہے اور وہ حسب ذیل ہیں۔

تفسیر میں۔ الدر المنثور — علوم قرآن میں۔ الاتقان

حدیث میں۔ الجامع الکبیر (جمع الجوامع) — علوم حدیث میں۔ تدریب الراوی

علوم لغت میں۔ المزہر — سیرت میں۔ الخصائص الکبریٰ

نحو میں۔ ہمع الہوامع شرح جمع الجوامع اور الاشباہ والنظائر

ان میں سے ہر کتاب اس قابل ہے کہ اگر علامہ سیوطی نے صرف ایک ہی کتاب لکھی ہوتی تو سچ یہ ہے کہ وہی ایک کتاب ان کی شہرت و قبولیت کے لئے کافی تھی لیکن مختلف موضوع پر ان کی جامع تالیفات نے علامہ موصوف کی شہرت کو کسی ایک حلقہ میں محدود نہیں کیا بلکہ اہل علم کے ہر طبقہ میں ان کی شہرت اور قبولیت کو بقاء دوام عطا کیا ہے اسی سلسلہ کی ایک کتاب پر تبصرہ ہدیۂ ناظرین ہے

(محمد عبد الحلیم چشتی)

وجہ تسمیہ اور سال تالیف

یہ کتاب حدیث کی مبسوط کتابوں کی جامع ہے اس لئے "جمع الجوامع" اور جامع کبیر کے نام سے موسوم ہے۔ بعض

قرائن سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تالیف کا آغاز سنہ ۹۰۲ھ میں ہوا[۱] اور سنہ ۹۱۱ھ تک جو علامہ سیوطی کا سال وفات ہے اس کی ترتیب و تدوین کا کام جاری رہا۔

ترتیب کتاب

جمع الجوامع دو حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصہ میں قولی حدیثوں کو جمع کیا ہے اور دوسرے حصہ میں احادیث فعلی وغیرہ کا بیان ہے۔ علامہ موصوف آغاز مقدمہ میں لکھتے ہیں۔

کتاب جمع الجوامع کی قولی حدیثوں کا حصہ جس میں ہر حدیث کے اوّل لفظ کو حروف معجم پر مرتب کرکے حدیث کو نقل کیا گیا ہے۔ تکمیل کو پہنچ گیا تو میں نے باقی حدیثوں کو جو اس شرط سے خارج تھیں اور محض فعلی حدیثیں تھیں یا قول و فعل دونوں کی جامع تھیں، یا سبب اور مراجعت وغیرہ پر مشتمل تھیں، ان کو جمع کرنا شروع کیا تاکہ یہ کتاب تمام موجودہ حدیثوں کی جامع بن جائے، یہ حصہ مسانید صحابہؓ پر مرتب ہے ترتیب میں عشرۂ مبشرہ کو تقدم حاصل ہے۔ پھر دیگر صحابہؓ کی مسانید ہیں۔ اسماء صحابہؓ کی ترتیب حروف معجم پر ہے پھر کنیتوں، مبہمات نسبتوں اور پھر مراسیل کو بیان کیا گیا ہے[۲]۔

کیا یہ تمام احادیث کی جامع ہے

اس کتاب میں حافظ سیوطیؒ نے تمام احادیث کے حصر و استیعاب کا ارادہ کیا تھا فرماتے ہیں۔

قصدت فی جمع الجوامع الاحادیث النبویۃ باسرھا[۳]

میرا مقصد تمام احادیث نبویہ کو جمع الجوامع میں جمع کرنا ہے

تمام احادیث سے مراد دو لاکھ سے زیادہ احادیث ہیں، شیخ عبدالقادر شاذلی المتوفی سنہ ۹...

---

[۱] جیسا کہ علامہ سیوطی کے مندرجہ ذیل خواب سے ثابت ہوتا ہے، موصوف جمع الجوامع کے آخر ورق کے دوسرے صفحہ پر لکھتے ہیں شب پنجشنبہ ۸ ربیع الاول سنہ ۹۰۴ھ میں میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں دربار رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں اور میں نے آپ سے جمع الجوامع کی تالیف کا تذکرہ کرتے ہوئے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو اس میں سے کچھ پڑھ کر سناؤں، آپ نے فرمایا سناؤ، شیخ الحدیث! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھے شیخ الحدیث کے الفاظ سے یاد فرمانا دنیا و مافیہا سے اچھا معلوم ہوا اور میں اسکی ترتیب و تدوین میں منہمک ہوگیا، جمع الجوامع بحوالہ الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر (مقدمہ از یوسف نبہانی، طبع قاہرہ ج ۱ ص ۵ سنہ ... اگلے صفحہ پر)

دیباچہ الجامع میں حافظ سیوطیؒ سے ناقل ہیں۔

یقول اکثر ما یوجد علی وجه الارض من الاحادیث النبویة القولیة والفعلیة مائتا الف حدیث ونیف فجمع المصنف منها مائة الف حدیث فی هذا الکتاب یعنی الجامع الکبیر واخترمته المنیة ولم یکمله ووقع فیه تقدیم وتاخیر بسببه تقلیب وقع فی ورق المصنف فراع فی الترتیب الحرف فما بعده یستقیم لك التعقیب فی کل ما تجده مخالفاً انتهی۔

موصوف فرماتے تھے روئے زمین پر زیادہ سے زیادہ جو قولی اور فعلی حدیثیں پائی جاتی ہیں وہ دو لاکھ سے اوپر ہیں مصنفؒ نے ان میں سے ایک لاکھ حدیثیں اس کتاب یعنی جامع کبیر میں جمع کر دی ہیں اثنار ترتیب میں مصنف کا انتقال ہو گیا اور کتاب مکمل نہ ہو سکی، کتاب کے اوراق الٹ پلٹ ہو جانے سے آگے پیچھے ہو گئے ہیں اگر تم نے ترتیب حرفی کا خیال رکھا تو جہاں ترتیب میں خرابی ہوگی تم درست کر لوگے۔

اس بیان سے معلوم ہوا کہ جمع الجوامع ناقص ہونے کے باوجود بھی ایک لاکھ حدیثوں کی جامع ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیخ عبدالقادر شاذلی نے یہ تعداد تخمین و قیاس سے بیان کی ہے کیونکہ شیخ علی متقیؒ نے علامہ سیوطی کی تینوں کتابوں جامع صغیر زوائد جامع صغیر اور جامع کبیر کی حدیثوں کو ابواب پر مرتب کیا جن کی مجموعی تعداد پانچ ہزار نو سو بتیس ہے، حیرت ہے کہ شیخ علی متقی نے جمع الجوامع کے ناقص ہونے کی طرف کنز العمال میں اشارہ تک نہیں کیا ہے۔

تعداد احادیث کے متعلق علامہ سیوطی کا مذکورہ بالا بیان ان کی اپنی معلومات کے اعتبار سے

بقیہ حاشیہ) مقدمہ جمع الجوامع بحوالہ کنز العمال طبع دکن ۱۳۱۲ھ ج ۱ ص۲

۳ھ الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر طبع قاہرہ ۱۳۵۸ھ ج۔ ۱ ص۳

۴ھ ملاحظہ الجامع بحوالہ الفتح الکبیر ج۔ ۱ ص۶

۵ھ جامع کی اصطلاحی بحث کے لئے ملاحظہ ہو فوائد جامعہ بر عجالۂ نافعہ طبع کراچی ۱۹۶۴ء ص۱۵۲ تا ص۱۵۶

ہے ۔ نفس الامر کے اعتبار نہیں شیخ عبدالرؤف مناوی، فیض القدیر میں لکھتے ہیں۔

ھذا بحسب ما اطلع علیہ المؤلف لا باعتبار ما فی نفس الامر لتعذر الاحاطۃ بھا وانا فتھا علی ماجمعہ الجامع المذکور، ثم وقد اخترمتہ المنیۃ قبل اتمامہ

مؤلف کا یہ بیان ان کی اپنی معلومات کے اعتبار سے ہے واقع کے اعتبار سے نہیں ہے کیونکہ خارج میں جتنی حدیثیں پائی جاتی ہیں ان کا احاطہ کرنا دشوار ہے۔ اگر جمع الجوامع پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی ہوتی تو بھی اس کے علاوہ خارج میں حدیثیں پائی جاتیں پھر بھلا ایسی صورت میں جب کہ مؤلف کتاب کی تکمیل سے قبل ہی وفات پا گیا ہو پھر احاطہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

اس موقعہ پر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ تعداد احادیث کے سلسلے میں علامہ سیوطی کی معلومات کا دائرہ سرزمین مصر تک محدود ہے اس کا تعلق تمام عالم سے نہیں ہے۔ پھر سرزمین مصر میں بھی تمام احادیث سے مراد تمام حقیقی نہیں بلکہ تمام عرفی ہے، جس سے مراد بہت بڑا حصہ ہے۔ کیونکہ جمع الجوامع کی تالیف کے بعد ایک زمانہ تک اہل علم اسی غلط فہمی میں رہے کہ تمام سے تمام حقیقی اور روئے زمین سے مراد سارا عالم ہے چنانچہ جب کسی حدیث کے متعلق ان سے دریافت کیا گیا اور وہ ان کو اس کتاب میں نہیں ملی تو انہوں نے اسے حدیث ہی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ چارو ناچار اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے شیخ عبدالرؤف مناویؒ نے البیان الازھر فی بیان احادیث النبی الانور لکھی چنانچہ موصوف اس کا سبب تالیف بیان کرتے ہوئے آغاز کتاب میں لکھتے ہیں۔

ومن البواعث علی تالیف ھذا الکتاب ان الحافظ الکبیر الجلال السیوطی ادعی انہ جمع فی الکتاب الجامع الکبیر الاحادیث النبویۃ مع انہ قد فاتہ الثلث فاکثر وھذا انما وصلت الیہ ایدینا بمصر وما لم یصل الینا منہا اکثر وفی الاقطار الخارجۃ عنہا من ذلک اکثر فاغتر بھذہ الدعوی کثیر من الاکابر فصار کل حدیث یسأل عنہ او یرید الکشف عنہ یراجع الجامع الکبیر فان لم یجدہ فیہ غلب ظنہ انہ لا وجود لہ فربما اجاب بانہ لا اصل لہ فعظم بذلک الضرر لکون

لہ ملاحظہ ہو فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج۔ ۱ ص ۲۲

النفس الی الثقة زعمه الاستیعاب وتوھم ان ما زاد علی ذلك لا یوجد فی کتاب[۱]

اس کتاب کی تالیف کے اسباب میں سے یہ ہے کہ حافظ جلال الدین سیوطیؒ نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ انہوں نے جامع کبیر میں تمام احادیث نبویہ کو جمع کر دیا ہے حالانکہ ان سے بھی اس کا ۱/۳ حصہ رہ گیا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ، یہ تو وہ ہے جس تک مصر میں ہماری رسائی ہو سکی ہے۔ اور جس تک ہماری رسائی نہیں ہو سکی وہ اس سے زیادہ ہے اور جو دیگر ممالک میں موجود ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے، موصوف کے اس دعوے کی وجہ سے بہت سے اکابر اہل علم کو دھوکا ہوا چنانچہ ہر وہ حدیث جس کے متعلق ان سے سوال ہوتا اور وہ اس کو جامع کبیر میں دیکھتے اگر اس میں نہ پاتے تو گمان غالب یہ ہوتا کہ اس کا وجود نہیں ہے بسا اوقات وہ یہی جواب دیتے کہ اسکی کوئی اصل نہیں ہے اس سے بڑا ضرر ہوا کیونکہ نفس کو علامہ سیوطیؒ کے استیعاب احادیث کے دعویٰ پر اعتماد و اطمینان ہو جاتا۔ اور یہی خیال ہوتا کہ اس کتاب کے علاوہ جو حدیثیں ہیں وہ کسی کتاب میں نہیں مل سکتیں۔

اگر علامہ سیوطی کے استیعاب احادیث کے دعوے پر غور کیا جاتا تو یہ بات واضح ہو جاتی کہ ان کے اس دعوے کا تعلق ان کے بیان کردہ مآخذ سے ہے کیونکہ انہوں نے جتنی حدیثیں نقل کی ہیں وہ انہی کتابوں سے منقول ہیں، جن کا تذکرہ موصوف نے بیان ماخذ میں کیا ہے۔ اگر علامہ سیوطی نے سارے محدثین کی مرتب کردہ حدیث کی کتابوں کو دیکھا ہوتا تو اس وقت کسی حدیث کا انکار جو اس کتاب میں نہ ملتی، قرین قیاس بھی تھا۔ جب حدیثیں ان کتابوں میں منحصر نہیں تو ایسا خیال کرنا بھی درست نہیں۔ اس امر کی تائید اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ علامہ موصوف نے اس خیال سے کہ موت کا وقت قریب آگیا ہے اور کتاب پوری ہوتی نظر نہیں آتی اگر یہ پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکی اور کوئی بالغ نظر اس پر ذیل لکھنا چاہے تو اس کو وہ کتابیں دیکھنا چاہئیں جو ہمارے مطالعہ سے رہ گئی ہیں اس لئے موصوف نے اپنے ماخذوں کی نشاندہی کرنے کے بعد لکھا ہے۔

---

[۱] ملاحظہ ہو الجامع الازھر فی احادیث النبی الانور (قلمی) اس کتاب کا قلمی نسخہ ہم نے ہمارے کرم فرما سید طلحہ صاحب کے ایک عزیز کے پاس ۱۹۵۹ء میں حیدرآباد سندھ میں دیکھا اسی موقعہ پر ہم نے یہ عبارت نقل کی تھی۔

ھذا تذکرۃ مبارکۃ باسماء الکتب التی انتھت مطالعتھا علی ھذا التالیف خشیۃ ان تعجم المنیۃ قبل تمامہ علی الوجہ الذی نقدرتہ فیقیض اللہ تعالیٰ من یذیل علیہ فاذا عرف ما انتھیت مطالعتہ استغنی عن مراجعتہ و نظر ماسواہ من کتب السنۃ[1]

اس کتاب کی تالیف میں جن کتابوں سے میں نے مراجعت کی ہے۔ ان کتابوں کے ناموں کا تذکرہ ہے جو اس اندیشہ سے کردیا گیا ہے کہ کہیں موت کا مجھ پر اچانک حملہ ہو جائے اور میں اس کتاب کو اس طریقہ پر اس کی تکمیل کا میرا ارادہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کسی اور شخص کو اس کا ذیل مرتب کرنے پر مامور فرمائے تو اس کو جب یہ معلوم ہو جائے گا کہ میں ان کتابوں سے مراجعت کر چکا ہوں تو وہ ان کتابوں کی مراجعت سے مستغنی ہو جائے گا اور ان کے علاوہ حدیث کی دوسری کتابوں کو دیکھے گا۔

یہی وجہ ہے کہ جب بعض نامور محدثین نے اس کتاب کو پڑھا تو اس پہ بہت کچھ اضافہ کیا ہے۔ فخر مغرب حافظ ابوالعلاء ادریس حسینی فاسی المتوفی ۱۱۸۳ھ نے جب جامع کبیر کو پڑھا تو اس پہ دس ہزار ۳ احادیث کا اضافہ کیا۔ حافظ سید عبدالحی کتانی فہرس الفہارس والاثبات میں رقمطراز ہیں۔

ولما قرأ الجامع الکبیر للحافظ السیوطی واستدرک علیہ نحو عشرۃ آلاف حدیث کان یقیدھا فی طرۃ نسختہ بحیث لونقل ذلک فی کتاب جاء مجلدا[2]

جب موصوف نے حافظ سیوطی کی جامع کبیر کا مطالعہ کیا تو بطور استدراک تقریباً دس ہزار احادیث کا اس میں اضافہ کیا اس طرح سے کہ احادیث کو اپنے مملوکہ نسخہ جامع کبیر کے حاشیہ پہ قلمبند کرتے گئے اگر ان حدیثوں کو نقل کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے۔

جامع کبیر میں ماخذ حدیث کی نشاندہی کی گئی ہے

حافظ سیوطی نے اس کتاب میں حدیثوں کو صرف جمع ہی نہیں کیا ہے بلکہ ارباب تخریج کو بتاکر نہایت لطیف انداز میں ہر حدیث کا مرتبہ و مقام بھی متعین کر دیا ہے۔ شیخ عبدالرؤف مناوی دیباچہ جمع الجوامع سے ناقل ہیں۔

---

[1] ملاحظہ ہو الفتح الکبیر ج۔ ۱ ص۵

[2] فہرس الفہارس والاثبات ج۔ ۲ ص۲۰۱

انہ سالك طريقة يعرف منها صحة الحديث وحسنه وضعفه وذلك انه اذا عزا للبخاری او لمسلم او ابن حبان او الحاكم فی المستدرك او الضياء المقدسی فی المختارة فجميع ما فی هذه الكتب الخمسة صحيح فالعزو اليها يعلن بالصحة سوا ما فی المستدرك من المتعقب فانه تنبه عليه وكذا ما فی موطأ الامام مالك وصحيح ابن خزيمة وابی عوانة وابن السكن والمنتقی لابن الجارود والمستخرجات فالعزو اليها بالصحة ايضاً وما عزى لابی داود فما سكت عليه فهو صالح وما عزاه للترمذی وابن ماجة وابی داود الطيالسی والامام احمد وابنه عبد الله وعبد الرزاق وسعيد بن منصور وابن ابی شيبة وابی يعلی والطبرانی فی الكبير والاوسط والدارقطنی وابی نعيم والبيهقی فهذه فيها الصحيح والحسن والضعيف وهو يبينه غالباً وكل ما كان فی مسند احمد فهو مقبول فان الضعيف الذی فيه يقرب من الحسن وما عزاه للعقيلی وابن عدی والخطيب وابن عساكر والحكيم الترمذی والحاكم فی تاريخه والديلمی فی مسند الفردوس فهو ضعيف [1]

سیوطی ایک ایسے طریقے پر گامزن رہے ہیں جس سے حدیث کے صحیح حسن اور ضعیف ہونے کا پتہ لگ جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ اگر وہ بخاری، مسلم ابن حبان مستدرک حاکم، مختارۂ ضیاء مقدسی کی طرف کسی حدیث کی نسبت کریں تو ان پانچ کتابوں میں سے جو حدیثیں ہیں وہ صحیح ہیں، لہذا ان کی طرف نسبت کرنا اس کے صحت کا اعلان ہے بجز مستدرک کی ان حدیثوں کے جن پر گرفت ہوئی ہے، یہ ان پر تنبیہ کی ہے یہی حکم موطا امام مالک صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابی عوانہ صحیح ابن السکن منتقی ابن جارود اور مستخرجات کا ہے۔ چنانچہ ان کی طرف نسبت بھی صحت کا اعلان ہے اور جس کی نسبت ابوداؤد کی طرف ہے اور ابوداؤد نے اس پر سکوت اختیار کیا وہ صالح عمل ہے جس کی نسبت ترمذی، ابن ماجہ ابوداؤد طیالسی امام احمد، ان کے فرزند عبد اللہ، عبدالرزاق، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابویعلی، طبرانی کبیر، اوسط، دارقطنی ابونعیم اور بیہقی کی طرف ہے تو ان میں صحیح، حسن، ضعیف سب ہی ہیں اور وہ اکثر اس کو بتا دیتے ہیں، مسند احمد میں جو حدیث ہے وہ مقبول ہے کیونکہ جو ضعیف بھی اس

ہے وہ حسن کے قریب قریب ہے اور جس کے نسبت عقیلی، ابن عدی، خطیب، ابن عساکر حکیم ترمذی، تاریخ حاکم اور مسند فردوس دیلمی کی طرف ہے وہ ضعیف ہے۔

علامہ سیوطی کے اس بیان سے شاہ عبدالعزیز کے اس قول کی کہ سیوطی بلاحوالہ و تحقیق کوئی بات نقل نہیں کرتے۔" صداقت واہمیت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔

اس امر کا سب کو اعتراف ہے کہ حدیث کی جملہ کتابوں میں جمع الجوامع سب سے زیادہ جامع اور مبسوط کتاب ہے۔ شیخ خرم علی متقی برہانپوری ثم مکی المتوفی ۹۷۵ھ کا بیان ہے۔

انی وقفت علی کثیر مما دونہ الائمۃ من کتب الحدیث فلم ار فیہا اکثر جمعاً ولا اکثر نفعاً من کتاب جمع الجوامع الذی الفہ الامام العلامہ عبدالرحمن جلال الدین السیوطی سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ حیث جمع فیہ من الاصول الستۃ وغیرہا الاتی ذکرہا عند موز الکتاب واودع فیہ من الاحادیث الوفاً ومن الآثار صنوفاً واجاد فیہ کل الاجادہ مع کثرۃ الجدوی وحسن الافادہ۔

ائمہ فن نے حدیث کی جو بہت سی کتابیں مرتب کی ہیں ان پر میری نظر ہے میں نے ان میں جمع الجوامع سے جس کو امام علامہ عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطیؒ نے اللہ تعالےٰ ان کی قبر کو ٹھنڈا رکھے اور جنت میں ان کو جگہ دے، مرتب کیا ہے زیادہ جامع اور نافع کوئی کتاب نہیں دیکھی۔ کیونکہ اس میں صحاح ستہ اور دوسری کتابیں جن کی علامتیں انہوں نے بتادی ہیں سب ہی جمع کر دی ہیں اور اس میں مختلف اصناف کی ہزارہا احادیث و آثار یکجا کر دیئے ہیں اور کتاب کو خوب سے خوب تر اور مفید سے مفید تر بنا دیا ہے۔

اس کتاب کی جامعیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ علامہ سیوطی نے پچاس سے زیادہ حدیث کی کتابوں سے اس کو مرتب کیا ہے اور کوئی موضوع حدیث اس میں نقل نہیں کی ہے۔

(مسلسل)